© rasailojaraid.com

اخبار الجامعہ

نثار اللہ نثار

مختصر روداد تقریب افتتاحِ اسباق:

سوموار 4، اکتوبر 2010: جامعہ کی وسیع مسجد ہال میں ایک خوبصورت تقریب کا انعقاد ہوا۔ تقریب کا موضوع افتتاحِ اسباق تھا۔ تقریب میں جامعہ اور ضلع بھر کے بزرگ اور جید علماء کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالروف صاحب مدظلہ العالی تھے جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جامعہ کے ناظم محترم مولانا محمد نواز بنوی نے انجام دیئے۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز دورہ حدیث کے طالب علم محمد اچوخیلوی نے تلاوتِ کلام پاک سے کیا۔ بعد ازاں سمیع اللہ متعلم درجہ سادسہ نے نعت رسول پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ جامعہ کے نائب مہتمم جناب مولوی نور خالق شاہ نے جملہ طلبہ کو خوش آمدید کہا۔ اپنے خطاب میں حدیث نبوی خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ سنائی۔ آپ نے اضافہ کیا کہ جو بہترین ہوگا اس کی ذمہ داری بھی بڑھ کر ہوگی۔ فرمایا کہ دو چیزیں بہت ضروری ہیں۔ اول اسباق۔ دوم اخلاق۔

اسباق کیلئے اللہ پاک نے بہترین اور جید اساتذہ کا انتظام فرمادیا ہے، اسباق میں مکمل حاضری طالب علم کا بنیادی فریضہ ہے۔ اِسی طرح مطالعہ وتکرار کے اوقات مقرر ہیں۔ اس میں باقاعدگی از حد ضروری ہے۔ محترم نائب مہتمم نے بانی جامعہ حضرت شاہ صاحب کا معمول بیان کیا کہ وہ کتاب میں سفید ورق رکھا کرتے تھے اور جہاں اہم نکات سامنے آتے وہ لکھتے جاتے۔ اِس طرح تمام اسباق کے نوٹس کی تیاری میں سہولت رہتی۔ نائب مہتمم نے آگے بڑھ کر فرمایا کہ تین چیزیں اخلاق کے ذیل میں آتی ہیں یعنی اُستاد، کتاب اور ادارے کا احترام۔ ان تینوں کا احترام حصول علم کا زینہ ہے۔

سٹیج سیکرٹری محترم مولانا محمد نواز بنوی نے استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب اکوڑہ خٹک کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مفتی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ "اگر طالب علم کے دل میں استاد کا احترام نہ ہو وہ کتابیں تو پڑھ لے گا لیکن وہ درس کے قابل نہ بن سکے گا۔ اِس طرح اگر ادارے کا احترام نہ ہو تو بھی وہ کتابیں تو پڑھ لے گا مگر اس میں وہ قابلیت اور ملکہ پیدا نہ ہوگا جس کی بنیاد پر وہ تدریس جیسے منصب جلیل پر متمکن ہو سکے۔

بعد ازاں حضرت شیخ الحدیث جناب مولانا عبدالرؤف صاحب کو دورہ حدیث کے طلبہ کو افتتاحی درس دینے کیلئے دعوت دی گئی تو حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب (شیخ الحدیث جامعہ معراج العلوم بنوں) نے اسباق کا باقاعدہ افتتاحی سبق دورہ حدیث کے طلباء کرام کو پڑھایا اور خطبہ مسنونہ کے بعد بخاری شریف کے پہلی حدیث باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ الخ سنایا۔ اسکے بعد حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے آپ لوگوں کو علم حدیث کے لئے چنا ہے، بیٹو! ایک بات غور سے سنو کہ تحصیل علم کیلئے چند باتیں ضروری ہیں کہ جب استاد سبق پڑھاتا ہو تو خاموش بھی ہوں اور کان سن کر بھی اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کامل توجہ الی الاستاد ہو، یہی چیزیں حصول علم کیلئے ضروری ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ صرف حاضری لگائی یعنی درس میں وجود کے لحاظ سے حاضر ہو جبکہ ذہن کہیں اور ہو۔

بیٹو! علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، استاد ایک وسیلہ اور واسطہ ہے اصل میں علم دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ حدیث میں ہے من یرد اللہ بہ خیراً یفقھہ فی الدین اللہ تعالیٰ جس کیساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کو تفقہ فی الدین (دین کا سمجھ) عطا کرتا ہے۔

قرآن وحی متلو ہے اور احادیث مبارکہ وحی غیر متلو ہے

میرے بیٹو! قرآن مجید کے تعلیمات کا مقصد انابت الی اللہ ہے وحی متلو ہے اسی طرح وحی غیر متلو جو احادیث ہے جب کہ آپ لوگ بخاری شریف پڑھتے ہوں تو بخاری پڑھنے کیلئے انابت الی اللہ ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگ لو۔ جب کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صبغة اللہ ومن احسن من اللہ صبغة (الآیۃ) اللہ تعالیٰ کے رنگ سے دوسرا کوئی خوبصورت رنگ ہے؟ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رنگ کیا کہ آپ کے ظاہری صورت اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اور اسکے نبی ﷺ کے طریقے پر ہوں۔

اور اگر ظاہر میں خلاف سنت ہو تو اللہ کا رنگ آپ پر نہیں چڑھے گا اپنی وضع قطع، داڑھی، سر کے بال وغیرہ خصوصیت کیساتھ سنت کے مطابق بنانا ہوں گے۔ سر کے بالوں کے بارے میں ایک واقعہ ذکر کیا کہ میں جب گھر سے مدرسے (معراج العلوم بنوں) کو آتا تھا تو راستے میں ایک ہوٹل تھا، جس کا لنگری (روٹی پکانے والا) کے سر کے بال بہت لمبے تھے، جو انگریزی فیشن کے مطابق تھے۔ اور داڑھی تھی، دل میں بار بار یہ بات آتی تھی کہ اس سے کہوں گا، لیکن دل یہ کہتا کہ اگر آپ کو اس نے بُرا بھلا کہا تو کیا کرو گے، تو میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے ایک دن اسکو کہا کہ بھائی السلام علیکم اس نے جواب دیا میں نے کہا کہ بھائی آپ نے کبھی نیچے مسجد اور اوپر گرجہ دیکھا ہے، اس نے کہا کبھی نہیں تو میں نے اس سے کہا کہ بھائی آپ نے تو سنت نیچے چھوڑی ہے اور اوپر انگریزی سر بنایا ہے تو جب میں کل آیا تو دیکھا کہ اس نے سر کو صاف کر دیا تھا۔

حضرت شیخ صاحب کے بعد جناب مفتی انور شاہ صاحب کو دعوت دی گئی انہوں نے بھی طلبہ پر حصول علم کیلئے کمربستہ ہونے کے لئے زور دیا۔ حضرت مفتی صاحب کے بعد رئیس الجامعہ مولانا سید نسیم علی شاہ نے فرمایا۔ کہ یہ اساتذہ اور انتظامیہ کی شبانہ روز محنت و کاوش، خلوص اور ہاہمت کا ثمرہ ہے کہ آج المرکز الاسلامی کا دامن تمام وسعتوں کے باوجود طلبہ و شائقین علوم دینیہ کیلئے تنگی کا شکار نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے مدرسۃ البنات کا بالخصوص ذکر فرمایا کہ یہ مدرسۃ البنات پر علاقہ کے عوام و خواص کے بھرپور اعتماد کا مظہر ہے کہ اب وسیع عمارت بھی کم پڑتی جا رہی ہے۔ رئیس الجامعہ نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اپنی پوری توجہ حصول علم پر مرکوز رکھیں۔

رئیس الجامعہ کے خطاب کے بعد جامعہ کے شیخ الحدیث محترم مولانا اختر جان صاحب نے پُرسوز اختتامی دعا فرمائی۔

جمعرات 11 اکتوبر 2010 کو دار المحبة للایتام جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان میں مختصر تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروقار تقریب کا آغاز حافظ محمد ایوب خان متعلم جماعت نہم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حافظ گل تیاز نے ہدیہ نعت بحضور سرور کائنات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پیش کیا۔ بعدازں حافظ راہب اللہ جماعت ہشتم نے دار المحبۃ للایتام میں بیتے اپنے شب وروز کے احوال سُنائے۔ اور ادارے کے بانی حضرت شاہ صاحب مرحومؒ اور موجودہ رئیس الجامعہ کا ازحد شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اُسے چھت، دو وقت کھانا اور تعلیم کیلئے سازگار ماحول فراہم کیا۔ حافظ راہب اللہ کے بعد پرنسپل المرکز پبلک ہائی سکول جناب حاجی اسلام الدین دلگیر صاحب نے حضرت خواجہ میر درد کے صوفیانہ غزل ''تہمتیں چند اپنے ذمے دھر چلے'' کا منظوم ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ طلبہ، ایتام اور حاضرین نے حظ وافر اٹھایا۔ سچی بات یہ ہے کہ محترم دلگیر صاحب نے ترجمے کا حق ادا کردیا۔

چونکہ عید کی تعطیلات ہونے والی تھیں۔ اِس مناسبت سے جامعہ کے نائب مہتمم نے بچوں کو عید میں قدرے احتیاط برتنے کی تلقین کی۔ بچوں پر زور دیا کہ وہ ایک دینی ادارے سے نسبت رکھتے ہیں۔ لہٰذا عید کی خوشیاں ضرور سمیٹیں مگر لہو ولعب میں نہ پڑیں۔ اور حدیث نبوی ﷺ سنائی کہ تمہاری بدترین جگہیں بازار ہیں اور بہترین جگہیں مساجد ہیں۔ تقریب کے آخر میں بچوں میں ضروری سٹیشنری اور نئے سکول بیگ تقسیم کئے گئے۔

26 اکتوبر 2010 بروز منگل مولانا لطیف خان صاحب جو کہ جامعہ کے طالب علم رہ چکے ہیں، مستورات کی جماعت کے ساتھ بنگلہ دیش کے تبلیغی سفر سے واپسی کے بعد حضرت مہتمم جامعہ سے ملاقات کیلئے ایک وفد کی جلو میں تشریف لائے۔ حضرت مہتمم کو رودادِ سفر سنائی اور بنگلہ دیش میں تبلیغی جماعت کی مقبولیت اور کام کے بارے میں بتایا۔

انہوں نے بتایا کہ اب بنگلہ دیش کا سالانہ تبلیغی اجتماع بھی رائے ونڈ کے اجتماع سے کسی طور کم نہیں ہوتا۔ اور وہاں تبلیغ کا کام اب خوب ہو رہا ہے۔ مستورات کے کام کا بطورِ خاص ذکر کیا اور فرمایا کہ وہاں مستورات کا تبلیغی کام سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔

وفد میں شامل دیگر مہمانان نے جامعہ کے مختلف شعبہ جات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اور جاری خدمات پر مُسرت اور اطمینان کا اظہار کیا۔ المباحث الاسلامیہ میں بھی دل چسپی لی اور تعریف کی۔

مولانا لطیف خان نے مزید بتایا کہ عرب مبلغین کی وہ جماعتیں جو پاکستان کے امن عامہ اور دیگر مسائل کی وجہ سے پاکستان نہیں آرہے اب وہ اپنے اوقات کے استعمال کیلئے بنگلہ دیش کا رُخ کررہے ہیں۔

الغرض داعی اوّل حضرت مولانا محمد الیاس کاندھویؒ نے جو بیج بویا تھا اب وہ ایک تناور شجر سایہ دار بن چکا ہے۔ دعوتِ تبلیغ کا فیض پوری دُنیا میں پہنچ رہا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مختصر روداد تربیتی ورکشاپ بابت پولیو مہم برائے علماء خطباء بمقام المرکز الاسلامی بنوں

ہفتہ 30 اکتوبر 2010 موجودہ صدی میں جس تیزی سے ترقی ہو رہی ہے۔ اِس سے معاشرہ کے ہر طبقہ کی ذمہ داریاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ بالخصوص علماء کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں کیونکہ علماء معاشرہ کی انکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک مسلم معاشرہ علماء کے بغیر ادھورا ہے۔ اسلام ایک جامع مذہب ہے اور انفرادی واجتماعی زندگی کیلئے راہ نما خطوط متعین کر کے دیتا ہے۔

''قومی ادارہ برائے تحقیق وترقی'' علماء میں معاشرتی ذمہ داریوں کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کیلئے تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ اب کے بار ملک بھر سے پولیو جیسے خطرناک مرض کے خاتمے کیلئے ویکسینیشن مہم کی کامیابی کیلئے علماء وخطباء کا تعاون وحمایت کا حصول تھا۔ اِس سلسلے میں 30 اکتوبر 2010 بروز ہفتہ ضلع بھر کے خطباء وعلماء کیلئے یک روزہ تربیتی ورکشاپ کا اہتمام بمقام جامعہ المرکز الاسلامی کیا گیا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز سٹیج سیکرٹری قاری منیر شاہ صاحب کے تلاوتِ کلام پاک سے کیا۔ بعدازاں ڈاکٹر وقاص محی الدین صاحب نے علماء وخطباء کو پولیو مرض کے جراثیم کے افزائش، پھیلاؤ علاج اور حفاظتی تدابیر کے سلسلے میں تفصیل کے ساتھ بریف کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بچاؤ کی واحد صورت ہمارے ہاں حالاً صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ پانچ ماں اور اس سے کم عمر بچوں کو تواتر کے ساتھ پولیو ویکسین پلائی جائے انہوں نے یاد دہائی کرائی کہ ہمارے ملک میں کسی زمانے میں چیچک ایک وباء کی صورت اختیار کیے ہوئے تھا۔ مگر جب ہم اُس کے خلاف ایک ہوئے اور کوشش کی تو اللہ پاک نے چیچک کا خاتمہ کر دیا۔ اِسی طرح پولیو بھی ہے۔ اگر معاشرے کے تمام بااثر طبقے اِس کے خلاف کوشش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ پولیو کا ہمارے ملک سے خاتمہ نہ کیا جاسکے۔ بعدازاں گفتگو میں شرکت کرتے ہوئے جناب شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب نے بھی تائید کی کہ چیچک سے بھی لوگ ایسے ہی پریشان تھے جیسے آج پولیو سے۔ اور یہی حال ٹی بی کا بھی تھا۔

حضرت شیخ صاحب مشہور حدیث نبوی'' لکل داء دواء'' کا حوالہ دیکر فرمایا کہ پولیو کا بھی انشاء اللہ علاج سامنے اجائے گا بشرطیکہ ماہرین علم طب اپنی تگ وتاز جاری رکھیں ہاں موت لاعلاج ہے شیخ صاحب نے نشاندہی کی کہ علوم بنیادی طور پر دو ہیں۔

۱۔علم الادیان ۲۔علم الابدان

علم الادیان انسان کی آخرت اور باطنی امراض کا علاج تجویز کرتا ہے۔ جبکہ علم الابدان انسان کے جسم وبدن کا۔ آپ نے فرمایا کہ تمام علوم اچھے ہیں۔ علم الابدان سے متعلقہ اصحاب علم یعنی ڈاکٹر حضرات کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اِس موذی مرض کے خاتمے کیلئے کوششیں کریں۔ جبکہ علماء کی ذمہ داری اِس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ وہ عوام الناس میں شعور اُجاگر کریں تا کہ ہماری مشترکہ کاوشیں ثمر بار ہوں۔ اور یہ جو پولیو ویکسین کے بارے میں بعض افواہیں گردش کر رہی ہیں عوام کو اِن افواہوں کے اثر سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کرنے کیلئے آگے آئیں۔

گفتگو میں شامل ہوتے ہوئے رئیس دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی بنوں حضرت مفتی انور شاہ صاحب مدظلہ العالی نے نام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیے بغیر ارشاد فرمایا کہ بعض جرائد میں کچھ غیر معروف لکھاری پولیو ویکسین کے بارے خدشات کا اظہار بلاتحقیق کر رہے ہیں جس سے ہمارے منبر و محراب کے ذمہ داران اثرات لیتے ہیں اور پھر یہ اثرات عوام تک پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب علماء خطباء پر زور دیا کہ وہ سنی سنائی اور بلاتحقیق کہی اور لکھی ہوئی باتوں کا اثر نہ لیں بلکہ عوام کی صحیح راہنمائی فرمائیں کہ یہ ان کے فرائض کا حصہ ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جملہ اجتماعی کام خیر کے ہوتے ہیں اور یہی حال پولیو ویکسین کا بھی ہے۔ پولیو قطرے ملک کے لائق اور دیانتدار ڈاکٹروں کی نگرانی میں پلائے جاتے ہیں۔ ان میں کسی قسم کے مضرِ صحت اجزاء شامل نہیں ہے اور نہ ہی اِس مہم کے اندر اور مقاصد کارفرما ہیں۔

مفتی انور شاہ صاحب کے بعد ضلعی خطیب بنوں جناب مفتی عبدالغنی ایڈوکیٹ نے آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ میں بطورِ خود پولیو ویکسین سے تعلق خدشات کا شکار تھا اہل دنیا کا دستور ہے کہ ہر مسئلہ کے موافق اور مخالف دونوں عناصر پائے جاتے ہیں۔ اور ہر دو عناصر اپنے اپنے موقف کی صداقت بیان کرنے کیلئے دلائل تلاش کرتے ہیں۔ پولیو ویکسین سے متعلق میرا ذہن صاف نہیں تھا اور یہی وجہ ہے کہ اب تک میں اِسی قسم کے سیمینار اور ورکشاپ میں شامل نہ ہوتا تھا۔ پھر میں نے اکابر بالخصوص کراچی کے اکابر علماء سے رابطہ کیا تو ان کے یقین دھانی کے بعد فی الحال میں ان قطروں کے جواز کا قائل ہوں۔ مفتی عبدالغنی ایڈوکیٹ کے بعد جامعۃ الرشید کراچی کی نمائندگی کرتے ہوئے مفتی عارف علی شاہ نے بھی جواز کی تائید کی۔

آخر میں جامعہ المرکز الاسلامی کے رئیس مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی نے فرمایا کہ پولیو کے خلاف اس مہم پر کافی اخراجات اٹھتے ہیں۔ دنیا کے اکثر ممالک سے یہ موذی مرض اب بالکل ختم ہو چکا ہے۔ صرف چند ممالک باقی ہیں اور اِن چند ممالک میں ہمارا وطنِ عزیز پاکستان بھی شامل ہے۔ آپ نے نشاندھی کی کہ اِن قطروں کے بارے پشاور ہائی کورٹ نے بھی تحقیقات کرائی ہیں اور یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان قطروں میں کوئی ایسی جُز شامل نہیں جو بچے کی صحت پر کسی بھی طرح کا مضر اثر ڈالے۔

© rasailojaraid.com